خلیفہ کا مفہوم

ہم روزمرہ دیکھتے ہیں کہ جب شمع سے دور ہوتے جائیں تو دوری کے ساتھ ساتھ ہم نورِ شمع سے محروم ہو جائیں گے اور آخر کار ایک وقت آئیگا کہ ہم بالکل اندھیرے میں چلے جائیں گے۔اِسی طرح انبیاء کے وجود جو شمع کی مانند ہیں اور اپنے نور سے دنیا کو منور کر رہے ہوتے ہیں جب اِس جہان سے گزر جاتے تو انکے جانشین اُنکے بعد بطور خلفاء اور نمائندوں کے خدا کی طرف سے مقرر کئے جاتے ہیں تا وہ انبیاء کی شمع نور سے روشنی لیکر اپنے چراغ روشن کر کے دنیا کو منور کریں۔اِس طرح نبی کی وفات کے ساتھ ہی دنیا اُس نور نبوت سے محروم نہیں ہوتی بلکہ اُنکے خلفاء سے نور ہدایت پاتی رہتی ہے۔ہمارے زمانہ میں بھی اللہ نے دین حق کے احیاء اور شریعت حقہ کے قیام کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا اور آپ کے وصال کے بعد قدرت ثانیہ یعنی سلسلہ خلافت کو قائم فرمایا۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

”خلیفہ جانشین کو کہتے ہیں اور رسول کا جانشین حقیقی معنوں کے لحاظ سے وہی ہو سکتا ہے جو ظلی طور پر رسول کے کمالات اپنے اندر رکھتا ہو اس واسطے رسول کریم ﷺ نے نہ چاہا کہ ظالم بادشاہوں پر خلیفہ کا لفظ اطلاق ہو کیونکہ خلیفہ در حقیقت رسول کا ظل ہوتا ہے اور چونکہ کسی انسان کے لئے دائمی طور پر بقا نہیں۔لہذا خدا تعالیٰ نے ارادہ کیا کہ رسولوں کے وجود کو جو تمام دنیا کے وجودوں سے اشرف و اولیٰ ہیں۔ظلی طور پر ہمیشہ کے لئے تا قیامت قائم رکھے۔سو اسی غرض سے خدا تعالیٰ نے خلافت کو تجویز کیا۔تا دنیا کبھی اور کسی زمانہ میں برکات خلافت سے محروم نہ رہے“۔

(روحانی خزائن جلد6 صفحہ353،شہادۃ القرآن صفحہ57)

پھر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام مزید فرماتے ہیں:۔

”خلیفہ کے معنی جانشین کے ہیں جو تجدید دین کرے۔نبیوں کے زمانہ کے بعد جو تاریکی پھیل جاتی ہے اس کو دور کرنے کے واسطے جو ان کی جگہ آتے ہیں ،انہیں خلیفہ کہتے ہیں۔“

(ملفوظات جلد نمبر 2 صفحہ666)

حضرت مصلح موعودرضی اللہ عنہ خلیفہ کے لغوی معنی بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

''خلفاء خلیفہ کی جمع ہیں اور خلیفہ کے معنی ہیں:۔

ا۔مَنْ یَّخْلُفُ غَیْرَہٗ وَیَقُوْمُ مَقَامَہٗ،یعنی جوکسی کے قائمقام ہوکروہی کام کرے جواصل وجودکام کررہاہوتاہے۔

۲۔وَالسُّلْطَانُ الْاَعْظَمُ،سب سے بڑابادشاہ۔

۳۔وَفِی الشَّرْعِ الْاِمَامُ الَّذِیْ لَیْسَ فَوْقَہٗ اِمَام،اورشرعی اصطلاح میں خلیف اس امام کوکہتے ہیں جس کے اوپراس زمانہ میں کوئی امام نہ ہو۔(اقرب)

پھراَلْخِلَافَۃ کے معنی کرتے ہوئے اقرب الموارد میں لکھاہے:۔

ا۔اَلْاَمَارَۃُ،یعنی خلافت کے ایک معنی حکومت کے ہیں۔

۲۔اَلنِّیَابَۃ عَنِ الْغَیْرِاِمَّا لِغَیْبَۃِ الْمَنُوْبِ عَنْہُ اَوْلِمَوْتِہٖ،کہ خلافت کے معنی ہیں کسی کانائب اور قائمقام ہوکروہی کام کرناجواصل وجودکام کررہاتھا۔اوریہ نیابت یاتواس لئے ہوکہ اصل وہاں موجودنہیں یااصل وفات پاگیاہے اب اس کے کام کوجاری رکھنے کی ضرورت ہے(اقرب)

پس لغت کے ان معنوں کے لحاظ سے لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ کے مندرجہ ذیل معنی ہوں گے:۔

ا۔اے مسلمانو!اللہ تعالیٰ تمہیں ضرورملک میں بہت بڑے خلفاء اوربادشاہ بنادے گا۔

۲۔یہ بادشاہت محمدرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نیابت میں ہوگی۔یعنی جوکام محمدرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سرانجام دے رہے ہیں۔وہی کام انکوسر انجام دیناہوگا۔''

(تفسیرکبیر،جلد10صفحہ 446)

خلافت کے معنی کسی کے پیچھے آنے کے ہیں یا کسی قائم مقام بننے یا کسی کا نائب ہو کر اسکی نیابت کے فرائض سرانجام دینے کے ہیں۔

اصطلاحی طور پر لفظ خلیفہ دو معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔

اول:وہ ربانی مصلح جو خدا کی طرف سے دنیا میں کسی اصلاحی کام کے لئے مامور ہو کر مبعوث کیا جاتا ہے۔ان معنوں میں تمام انبیاء خلیفتہ اللہ کہلاتے ہیں۔

دوم: وہ برگزیدہ شخصیت جو کسی نبی یا روحانی مصلح کی وفات کے بعد اس کے کام کی تکمیل کے لئے اس کا قائم مقام اور اسکی جماعت کا امام بنتا ہے۔جیسا کہ آنحضرت ﷺ کے بعد حضرت ابو بکر وعمر خلیفہ بنے۔گویا جو تخم نبی کے ذریعہ بویا جاتا ہے اسکی آبیاری خلفاء کرتے ہیں۔خدا خلفاء کے ذریعہ نبی کے مشن کو اس حد تک پایہ تکمیل تک پہنچاتے کا انتظام فرماتا ہے کہ وہ ابتدائی خطرات سے محفوظ ہو کر ایک تناور پودے کی صورت اختیار کرے۔

اسی لیے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کہ" ہر نبوت کے بعد خلافت کا نظام قائم ہوتا ہے"۔

قرآن کریم و حدیث کے مطابق خلیفہ کی دو بڑی علامتیں ہیں۔جیسا کہ سورہ نور میں فرمایا۔

وَعَدَاللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِی ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ۔ يَعْبُدُوْنَنِیْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِیْ شَيْئًا ۔ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَاسِقُوْنَ۔

(سورۃالنور:آیت56)

یعنی سچے خلفاء کے ذریعہ خداتعالی دین کی مضبوطی کے سامان پیدا کرتا ہے اور مومنوں کی خوف کی حالت کو امن سے بدل دیتا ہے یہ خلفاء صرف میری ہی عبادت کرتے ہیں اور میرے ساتھ کسی چیز کو بھی شریک نہیں ٹھہرتے۔

دوسری علامت جو حدیث میں بیان کی گئی ہے وہ یہ ہے کہ استثنائی حالات کو چھوڑ کر ہر خلیفہ کا انتخاب مومنوں کی اتفاق رائے سے ہوتا ہے۔اسطرح پر خلیفہ کا بظاہر مومن انتخاب کرتے ہیں مگر حقیقتاًخدا کی تقدیر پوری ہوتی ہے اور خدا مومنوں کے دلوں پر تصرف فرما کر ان کی رائے کو اہل شخصیت کی طرف مائل کر دیتاہے اسی لئے قرآن کریم میں خلفاء کے تقرر کو خدا نے اپنی طرف منسوب کیا ہے اور فرمایا ہے کہ خلیفہ میں بناتا ہوں۔خلافت کا نظام بہت ہی مبارک نظام ہے جس کا ظہور نبوت کے بعد ہوتا ہے اور اسطرح اللہ تعالیٰ جماعت کو اس دھکے کے اثر سے بچا

لیتا ہے جو نبی کی وفات کے بعد جماعت پر ایک بھاری مصیبت بن کر وارد ہوتا ہے۔نبی کا وجود جماعت کے لئے محبت و اخلاص کے تعلق کا روحانی مرکز ہوتا ہے جس کے ذریعہ وہ اتحاد ،یک جہتی اور باہمی تعاون کا زریں سبق سیکھتے ہیں اور خلیفہ کا وجود اس درس وفا کو جاری اور تازہ رکھنے کا ذریعہ ہوتا ہے۔

سید نا حضرت مصلح موعودؓ نے جماعت سے فرمایا کہ:

" نصرت ہمیشہ خلیفہ وقت کی اطاعت میں ملتی ہے۔بے شک میں نبی نہیں ہوں لیکن میں نبوت کے قدموں پر اور اسکی جگہ کھڑا ہوں پر وہ شخص جو میری اطاعت سے باہر ہوتا ہے وہ یقینا نبی کی اطاعت سے باہر ہوتا ہے۔میری اطاعت و فرمانبرداری میں خدا تعالیٰ کی اطاعت و فرمانبرداری ہے"۔

اسی طرح حضور تفسیر کبیر میں فرماتے ہیں۔

"جب بھی خلافت ہوگی اطاعت رسول بھی ہوگی کیونکہ اطاعت رسول یہ نہیں کہ نمازیں پڑھو یا روزے رکھو۔یہ تو خدا کے احکام کی اطاعت ہے۔اطاعت رسول یہ ہے کہ جب وہ کہے کہ اب نمازوں پر زور دینے کا وقت ہے تو سب لوگ نمازوں پر زور دینا شروع کر دیں اور جب وہ کہے کہ اب زکوۃ اور چندوں کی ضرورت ہے تو وہ زکوۃ اور چندوں پر زور دینا شروع کر دیں۔۔۔غرض یہ تین باتیں ایسی ہیں جو خلافت کے ساتھ لازم و ملزوم ہیں۔ اگر خلافت نہ ہو گی تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہاری نمازیں بھی جاتی رہیں گی۔تمہاری زکوٰۃ بھی جاتی رہے گی اور تمہارے دل سے اطاعت رسول کا مادہ بھی جاتا رہے گا۔"

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں :

"کیا تم میں اور ان میں جنھوں نے خلافت سے روگردانی کی ہے کوئی فرق ہے۔کوئی بھی فرق نہیں۔لیکن نہیں ایک بہت بڑا فرق بھی ہے او ر یہ کہ تمہارے لئے ایک شخص تمہارا درد رکھنے والا ، تمہاری محبت رکھنے والا، تمہارے دکھ کو اپنا دکھ سمجھنے والا ، تمہاری تکلیف کو اپنی تکلیف جاننے والا، تمہارے لئے خدا کے حضور دعائیں کرنے والا ہے مگر ان کے لئے نہیں ہے۔تمہارا اسے فکر ہے ، درد ہے اور وہ تمہارے لئے اپنے مولا کے حضور تڑپتا رہتا ہے لیکن ان کیلئے نہیں ہے "۔

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے ایک موقعہ پر فرمایا:۔

”میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ خواہ تم کتنے ہی عقل مند اور مدبر ہو اپنی تدابیر اور عقلوں پر چل کر دین کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتے جب تک تمہاری عقلیں اور تدبیریں خلافت کے ماتحت نہ ہوں اور تم اپنے امام کے پیچھے پیچھے نہ چلو تم ہر گز اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت حاصل نہیں کر سکتے۔پس اگر تم خدا تعالیٰ کی نصرت چاہتے ہو تو یاد رکھو اس کا کوئی ذریعہ نہیں سوائے اس کہ تمہارا اٹھنا بیٹھنا ، کھڑا ہونا اور چلنا اور تمہار ابولنا اور خاموش ہونا میرے ماتحت ہو۔